زِندگی کا کلام

حوالہ: گلتیوں 7:6 تا 10 آیت

''فریب نہ کھاؤ۔ خُدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وُہی کاٹے گا۔ جو کوئی اپنے جسم کے لئے بوتا ہے وہ جسم سے ہلاکت کی فصل کاٹے گا اور جو رُوح کے لئے بوتا ہے وہ رُوح سے ہمیشہ کی زِندگی کی فصل کاٹے گا۔ ہم نیک کام کرنے میں ہمّت نہ ہاریں کیونکہ اگر بے دِل نہ ہوں گے تو عین وقت پر کاٹیں گے۔ پس جہاں تک موقع ملے سب کے ساتھ نیکی کریں خاص کر اہلِ اِیمان کے ساتھ۔''

اِس حوالہ میں جو اِلفاظ کہے گئے ہیں اُن کی نیک نیّتی کے متعلق ہمیں اپنے کانوں کو بند نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ہمیں دِکھاتا ہے کہ خُدا بیج اور کٹائی کے فرق کو ہمیں دِکھانے میں مضبوط اِرادہ رکھتا ہے۔

بظاہر ہم اُن برکتوں کے متعلق سوچتے ہیں جو ہم نے وصول کر لی ہیں۔ اور پھر ہم اپنے دِلوں میں خوش اور شُکرگزار ہوتے ہیں۔ اِس دُنیا میں سارے لوگ ایسے نہیں ہوتے جن کو خُدا نے کثرت سے برکتیں دی ہیں کیونکہ نقص اِس نظام میں ہے جس میں بہت سے نقائص پائے جاتے ہیں۔۔

ہمارا حوالہ یہ بتاتا ہے کہ ہمیں بیج اور فصل دونوں کو حاصل کرنا ہے۔ سب لوگ اپنے طریقوں کے مطابق خُدا پر اِنحصار کرتے ہیں اور ہمیں اُن سب برکتوں کے لئے جو ہماری زِندگی پر حکومت کرتی ہیں اُس کی شُکرگزاری کرنی چاہیے۔ اپنی ذاتی خواہش کو چھوڑ دینا چاہیے اور اپنے دِلوں کو تکلیف زدہ وقت کے لئے تیار کرنا چاہیے۔ اِس کے لئے ہمیں ڈرنا نہیں بلکہ آگے بڑھنا چاہیے جو لوگ مغربی دُنیا میں رہتے ہیں اُنہیں اِن اِلفاظ کے معنی کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اِن لفظوں کی برکتوں کو اپنے دِلوں میں رکھتے ہیں تو وہ ہمارے دِل و دماغ کو کُند اور سُست بننے سے روکیں گے اور ہماری رُوح تازہ دم ہو جائے گی۔ ہمیں اپنی غلطیوں کو ماننا چاہیے اور جو کچھ بھی ہمارے حالات ہوں ہمیں اُن کو کنٹرول کرنا سیکھنا چاہیے۔

خُدا ہمیشہ اچھی چیزیں دینے والا ہے اور ہمیں اِس کے لئے اور اِس کے علاوہ بھی اُس کا شُکرگزار ہونا چاہیے۔ ہمیں اِس کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ کس طرح بے عملی کا شکار ہوتے ہیں اگر وہ خالق خُدا کے لئے نیک نیّتی نہیں رکھتے۔

یہ کیسا لگتا ہے جب بہت سے مسیحی بھی فضل سے دُور گر جاتے ہیں اور خُدا کے غضب سے نہیں ڈرتے؟ خُدا تو بڑی دیر سے برداشت کر رہا ہے۔ خُدا محبت ہے اور کسی کو آزمائش میں نہیں ڈالتا۔ بیج اور کٹائی کے درمیان کا عرصہ کافی لمبا ہے اور

یہ خُدا کی طرف سے ہے جو کہ قانونی بھی ہے اور جائز بھی اور ہمیں وقت مل جاتا ہے کہ ہم گہرے طور پر سوچ سکیں تا کہ بیج کو وقت مل جائے کہ وہ پک سکے۔ تمام مسیحیوں کے لئے یہ بہت بڑی برکت ہے کہ خُدا نے یہ وقت ہمیں دیا ہے اگر ہم خُدا کی عدالت سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اچھے بیج کو کٹائی تک لانا چاہیے۔ خُدا ہمیں فضل کے وسیلے سے وقت اور جگہ دیتا ہے کہ ہم بہتر طور پر سوچ سکیں اُس کے پاس واپس آ سکیں۔ اپنے آپ کو بہتر کریں اور کامل کریں۔ یہ کتنی بڑی برکت ہے! یہ اِنسان کی بے سمجھی اور غلط فہمی ہے جو درمیان میں حائل ہوتی ہے اور انسان کمزور اور بے بس ہو جاتا ہے۔ انسان خُدا کی محبت کو چھوڑ دیتا ہے اور اُس کے وجود سے لاعلم ہو جاتا ہے بلکہ خود خُدا بننے کی کوشش کرتا ہے اور خُدا کے حُکم کی نفی کرتا ہے۔

اِسی طرح اپنی ہی بے سمجھی کی وجہ سے انسان گُنہگار بن جاتا ہے۔ اَب ضرورت اِس بات کی ہے کہ وہ توبہ کرے اور اِس بات کو تسلیم کرے کہ یسُوع ہی خُداوند ہے پھر وہ بیج اور کٹائی کے درمیان فرق کو سمجھے گا۔ یہ اِلفاظ جو لکھے گئے ہیں اِسی لئے ہیں: ''فریب نہ کھاؤ۔ خُدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ انسان جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹے گا۔''

یسُوع مسیح اِس دُنیا میں بیج بونے والے کی طرح صرف اچھا بیج بوتا ہے۔ مگر شیطان کی رُوح اِس بیج کو اُڑا لے جانے میں سرگرم عمل رہتی ہے۔ لیکن آپ یہ کبھی نہ بھولیں کہ ہمیں یاد دِلایا جاتا ہے کہ ہم اپنی زمین پر جو کہ ہمارا دل ہے اپنے آپ پر کنٹرول کریں کیونکہ ہمیں اپنے سچے بیج بونے والے کو تسلیم کرنا ہے اور دیکھنا ہے کہ کیا ہم اپنے بونے سے اِس بات کا یقین کرتے ہیں کہ ہم اپنی فصل کی ٹھیک کٹائی کر رہے ہیں کیونکہ خُدا کا کلام بڑے واضح طور پر ہمیں بتاتا ہے: ''جو کوئی اپنے جسم کے لئے بوتا ہے وہ جسم سے ہلاکت کی فصل کاٹے گا اور جو رُوح کے لئے بوتا ہے وہ رُوح سے ہمیشہ کی زِندگی کی فصل کاٹے گا۔''

بائبل مقدس کے مطابق گلتیوں 19:5 تا 21 آیت میں لکھا ہے:

> ''اَب جسم کے کام تو ظاہر ہیں یعنی حرامکاری۔ ناپاکی۔ شہوت پرستی۔ بُت پرستی۔
> جادُوگری۔ عداوتیں۔ جھگڑا۔ حسد۔ غُصّہ۔ تفرقے۔ جُدائیاں۔ بدعتیں۔ بُغض۔ نشہ بازی۔ ناچ
> رنگ اور اَور اِن کی مانند۔ اِن کی بابت تمہیں پہلے سے کہے دیتا ہوں جیسا کہ بیشتر جتا چکا ہوں
> کہ ایسے کام کرنے والے خُدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔''

جو اِس طرح کی فصل کاٹے گا اُس کا انجام ہلاکت ہوگا۔ بیج اور کٹائی کے متعلق ہم خُدا کے اِس پاک حُکم کے لئے اُس کا شُکر ادا کرتے ہیں (گلتیوں 8:6 آیت) کیونکہ اِس حوالے میں ہم یسُوع مسیح کے کاموں کو دیکھ سکتے ہیں اُس کے وسیلہ سے ہم ہمیشہ کی زِندگی کو حاصل کر سکتے ہیں (یوحنا 25:11، 26 آیت)

> ''یسُوع نے اُس سے کہا قیامت اور زِندگی تو مَیں ہوں۔ جو کوئی مجھ پر اِیمان
> لاتا ہے گو وہ مر جائے تو وہ بھی زِندہ رہے گا۔ اور جو کوئی زِندہ ہے اور مجھ پر اِیمان
> لاتا ہے وہ اَبد تک کبھی نہ مرے گا۔ کیا تُو اِس پر اِیمان رکھتی ہے؟''

گُناہ کی مزدوری موت ہے لیکن یسُوع مسیح کے اِلفاظ کے مطابق ہم نئی پیدائش کے وسیلے سے اور رُوح القدس کی طاقت سے ہمیشہ کی زِندگی کو حاصل کر سکتے ہیں۔

بڑی عجیب بات ہے حوالہ میں کہ لفظ ''کامیابی'' بہت کم اِستعمال ہوا ہے لیکن یہ کلام کا پھل ہے جو کٹائی کی کامیابی سے حاصل ہوتا ہے۔ ہم اپنی کامیابی سونے چاندی، جائیداد، شان وشوکت، عزت و احترام اور اِقتدار میں سمجھتے ہیں لیکن اگر آخری کٹائی کے وقت یہ سب کچھ غائب ہو جائے تو پھر کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ وہ کٹائی جو ہمیشہ رہنے والی ہے وہ گلتیوں 5:22 تا 23 آیت میں پائی جاتی ہے:

''مگر رُوح کے پھل محبت۔ خوشی۔ اِطمینان۔ تحمل۔ مہربانی۔ نیکی۔ اِیمان داری۔
حِلم۔ پرہیزگاری ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں۔''

یہ سب کچھ صرف خُداوند یسُوع مسیح پر اِیمان لانے سے مل سکتا ہے۔ کیونکہ صرف وہی جانتا ہے کہ آخری کٹائی کا دِن کب ہوگا۔ کیا آپ تیار ہوں گے؟

اپاسٹل روڈی گیس میر (ریٹائرڈ)
ڈسل ڈورف ڈسٹرکٹ، (جرمنی)

Word of Life No.26 - 2015

زِندگی کا کلام

حوالہ: خروج 20:17 آیت

''تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا
اور نہ اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور اُس کے گدھے کا اور نہ
اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا۔''

بِلاشک ہم اِس کو دسویں حُکم کے طور پر پہچانتے ہیں جو کہ خُدا نے مُوسیٰ اور بنی اِسرائیل کو دیئے۔ خُدا کے حُکم ہمیشہ کے لئے ہیں اور یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ دُنیا میں اِس وقت واقع ہو رہا ہے اُس کی روشنی میں کچھ وقت اِس پر غور کرنے کے لئے وقف کریں۔

لالچ کا مطلب ہے کہ ہم ہر اُس چیز کو حاصل کرنے کی خواہش کریں جو کہ ہماری نہیں اور عام طور پر اِس کی بنیاد حسد میں ہوتی ہے۔ اگر اِس کو چیک کئے بغیر چھوڑ دیا جائے تو یہ بے اِطمینانی کی طرف لے جاتی ہے۔ جو بعدازاں لاقانونیت کی

مختلف شکلوں میں بڑھ جاتی ہے۔ آج کل ہم بہت زیادہ غُنڈہ گردی کو دیکھتے ہیں جو اِس سوچ کی وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ ''اگر میں حاصل نہیں کر سکتا تو کسی کو بھی نہیں کرنا چاہیے۔'' ہم بہت ساری چوریوں کو دیکھتے ہیں جو اِس سوچ سے پیدا ہوتی ہیں کہ ''میں کیوں حاصل نہ کروں؟'' یہی سوچ ''یاروں دوستوں کے ساتھ مل کر چلنے'' کا رویہ پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے بہت سارے خاندان قرضے کے نیچے دب جاتے ہیں جو بے اِطمینانی اور جھگڑوں کا سبب بنتے ہیں اور راتوں رات امیر بننے اور زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی خواہش پیدا کرتے ہیں اور پھر وہ خُدا کو بھول جاتے ہیں اور بُت پرستی میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح یہ ہماری زِندگی میں گُناہ بن جاتا ہے۔ عبرانیوں 5:13 آیت میں اِس کی وضاحت کی گئی ہے۔

''زر کی دوستی سے خالی رہو اور جو تمہارے پاس ہے اُسی پر قناعت کرو کیونکہ اُس
نے خود فرمایا ہے کہ میں تجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہونگا اور کبھی تجھے نہ چھوڑوں گا۔''

حقیقت یہ ہے کہ ہم خُدا سے بے اِطمینانی کو ظاہر کر رہے ہیں کیونکہ ہم اُس کی برکتوں کے لئے جو اُس نے ہمیں دی ہیں اُس کے شُکر گزار نہیں ہوتے اور اس طرح ہم اُس کی طرف پیچھا کر لیتے ہیں۔ جب مرقس 7 باب میں یسُوع مسیح نے واضح کیا کہ جو چیز اِنسان کے اندر سے باہر آتی ہے وہ اُس کو گندہ کرتی ہے تو اُس نے اُن تمام بُری چیزوں کا ذِکر کیا جو انسان کے اندر سے نکلتی ہیں اور اُن میں سے ایک لالچ ہے۔ اَب دیکھیں ہمیں اِس حُکم کے متعلق کتنا محتاط ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے طور طریقوں میں اِس حُکم کو نہ توڑیں۔

اِس کا پہلا اور سب سے خطرناک نشان تب ظاہر ہوتا ہے جب ہم کسی شخص کا تعارف کراتے ہوئے یہ کہتے ہیں:
''آپ فلاں فلاں شخص کے رشتہ دار ہیں۔'' جواب ملتا ہے ''ہاں۔'' ''لیکن وہ تو خاندان میں بہت امیر ہیں۔'' پھر جواب ملتا ہے: ''ٹھیک ہے اُن کے پاس کافی ہے۔'' یا ''وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ سب کچھ کس طرح سے ہے۔''
یہی پہلا نشان ہے جو وہ خُدا کے حُکم کو توڑتے ہیں اور اگر یہ جاری رہے تو یہ آسانی سے سنگین بے اِطمینانی کی طرف لے جاتی ہے۔ مسیح خُداوند نے خصوصی طور پر آگاہ کر دیا تھا۔

لوقا 15:12 آیت:

''اور اُس نے اُن سے کہا خبردار! اپنے آپ کو ہر طرح کے لالچ سے بچائے
رکھو کیونکہ کسی کی زِندگی اُس کے مال کی کثرت پر مُوقوف نہیں۔''

ہمیں مسلسل اپنی زِندگی میں اِس گُناہ کے متعلق چوکنا رہنا چاہیے کیونکہ یرمیاہ 13:6 آیت میں نبی نے بڑی تنبیہہ کے ساتھ کہا:

''اِس لئے کہ چھوٹوں سے بڑوں تک سب کے سب لالچی ہیں اور نبی سے
کاہن تک ہر ایک دغاباز ہے۔''

اگر ہم اُن چیزوں کو دیکھیں جو کہ ہمارے پڑوسی کے پاس ہیں اور اِس بات کو تسلیم کریں کہ یہ خُدا کی برکت ہے اور شُکر کریں کہ خُدا نے اُن کو اِس طرح برکت دی ہے تو ہم معلوم کریں گے کہ ہماری زِندگی میں قناعت اور اِطمینان آئے گا اور اُس عظیم گیت کے اِلفاظ ہماری زِندگی کا حِصّہ بن جائیں گے۔

''خُدا کی برکتوں کو شمار کرو... اُن کو نام بنام یاد کرو ... تم حیران ہوگے کہ خُداوند نے تمہارے لئے کیا کیا کِیا ہے... ہم دوسرے لوگوں کی جائیداد کا احترام کریں گے کہ یہ خُدا کی برکت ہے ... جس کو اُسی خُداوند نے دیا ہے جو ہمیں برکت دیتا ہے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.27 - 2015

زِندگی کا کلام

حوالہ: 2- کرنتھیوں 16:4 تا 18 آیت

''اِس لئے ہم ہمّت نہیں ہارتے بلکہ گو ہماری ظاہری اِنسانیت زائل ہوتی جاتی ہے پھر بھی ہماری باطنی اِنسانیت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ ہماری دم بھر کی ہلکی سی مصیبت ہمارے لئے ازحد بھاری اور اَبدی جلال پیدا کرتی جاتی ہے۔ جس حال میں کہ ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اَندیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں کیونکہ دیکھی ہوئی چیزیں چند روزہ ہیں مگر اَندیکھی چیزیں اَبدی ہیں۔''

''مَیں تو اُس پر اِیمان لاتا ہوں جو مَیں دیکھتا ہوں۔''

اکثر ہم یہ کہاوت سُنتے ہیں جو بے سوچے سمجھے بول دی جاتی ہے کیونکہ اِس کے اپنے اندر ایک تضاد پایا جاتا ہے کیونکہ جو مَیں دیکھتا ہوں ضروری نہیں کہ مَیں اُس پر اِیمان بھی رکھتا ہوں۔ مَیں یہ جانتا ہوں لیکن یہ اعلان ایسے شخص کی طرف سے ایسی حالت میں کیا جاتا ہے جس نے وعدوں اور دلائل میں بہت سی مایوسیوں کا تجربہ کیا ہو۔ اِس لئے وہ کسی پر بھی مزید اِعتبار نہیں کرتا جب تک کہ قائل کر دینے والی شہادتوں سے ثابت نہ ہو جائے۔ بڑے وعدوں میں تو وہ کسی پر بھی مزید اِعتبار نہیں کرتا بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ بے یقینی اِنسانی حوالوں میں ہمیشہ پائی جاتی ہے اور مختلف وجوہات کی بنیاد پر اِس کو تقویت بھی ملتی ہے۔

لیکن کیا اِنسان کی اپنی نظر اور چھونے کی حِس کافی نہیں ہے؟ ایک بیمار شخص اپنی حالت کو محسوس بھی کرتا ہے اور دیکھتا بھی ہے۔ علاج کی کامیابی کی اُمید کے بغیر اُس کو کیسا لگتا ہوگا؟ وہ تو شفا حاصل کرنے کے نتیجے کی اُمید رکھتا ہوگا۔

خُدا اور مسیح پر اِیمان رکھنے میں کوئی چیز موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ شان دار مقصد کو حاصل کرنے کا وعدہ کرتا ے اور یہ ابدی راستہ ہے اِسی لئے پولوس رسول کی سوچ اور مدد کو ہم تسلیم کرتے ہیں جو کہ اِن شان دار اِلفاظ میں لکھی گئی ہے۔ پولوس رسول نے بڑی تکلیفیں اُٹھائیں جیسا کہ اُس کے خطوط میں بہت جگہ پر ذِکر کیا گیا ہے بے شک اِنسان اِس کے متعلق سوچنے کو پسند نہیں کرتا مگر اِنسان کی قدرتی زِندگی کو کسی وقت بھی ختم ہونا ہے لیکن وہ اِس کے فکرمند نہیں ہے اگر اِس کو سنجیدگی سے سوچا جائے کہ ہر شخص کو اِس کا سامنا کرنا ہے تو اُسے اپنے مستقبل کے اوپر بھی نظر رکھنی ہوگی۔ فیصلہ اِس زِندگی کا نہیں جو ہم نے اِس زمین پر گزارنی ہے مگر اُس زِندگی کا ہے جو ہمارا اِنتظار کر رہی ہے۔ اُس کے مستقبل کی یقینی حالت اِس زِندگی سے نہیں جو ہم دیکھتے ہیں (اِنسان کی یقینی حالت دھندلا پن ہے۔) اُس سے کہیں زیادہ خُدا کا وہ وعدہ ہے کہ ہم ابدی جلال میں شریک ہیں جو کہ یسُوع مسیح کی قربانی، اُس کے مُردوں میں سے زِندہ ہونے اور خُدا کے پاس جانے میں قائم رہتا ہے۔ یہی وہ اُمید ہے جو ہر حقیقی مسیحی کے اندر زِندہ رہتی ہے۔ پولوس رسول اِس زمینی زِندگی سے آگے کی طرف دیکھتا ہے اور اِس حقیقی زِندگی پر مضبوطی سے قائم ہے۔

ہم 1-یوحنا 12:5 آیت میں پڑھتے ہیں:

”جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زِندگی ہے اور جس کے پاس خُدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زِندگی بھی نہیں۔“

اِس کا پھر سے یہی مطلب ہے کہ ہم جو زمینی زِندگی گزارتے ہیں اُس کے اندر ہم خُدا کو کام کرتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ اور بالکل یہی چیز پولوس رسول نے اپنی زِندگی میں تکلیفوں اور ضرورت کے باوجود تجربے سے معلوم کی۔ اِسی وجہ سے وہ زِندگی کی مُشکلات پر قابُو پا سکا۔ اور بڑی خوشی اور دلیری کے ساتھ اپنے مستقبل کو دیکھ سکا۔ ایک اور خیال یہاں پر اُٹھتا ہے کیا وہ اتنی زیادہ مشکلات سے بچ سکتا تھا؟ اگر وہ اپنی مہارت کو قدرتی طریقے سے استعمال کرتا؟ بالکل ہاں وہ ایسا کر سکتا تھا لیکن پھر خُداوند کا کام اُس کی زِندگی میں بہت کم ہوتا یا بالکل نہ ہوتا۔ اور وہ کبھی بھی ہمیں اُس شان دار مستقبل کو کامیابی سے حاصل کرنے کا وعدہ نہ کرتا۔ اَب یہ بات ہم پر بڑی واضح ہے کہ پولوس رسول کے اِلفاظ اور اُس کا تجربہ صرف ہمارے لئے اہم ہیں۔ جب ہم محسوس کرتے ہیں اور اِس بات پر قائل ہوتے ہیں کہ خُدا یہ چاہتا ہے کہ پوری اِنسانیت کی مدد کی جائے کہ وہ اِس سچائی کی حقیقت کو تسلیم کریں۔

1-تیمتھیس 4:2 آیت:

”وہ چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں۔“

آسمانی مقاموں میں شان دار جلال کی اُمید ہی وہ چیز ہے جو خُدا چاہتا ہے کہ لوگ اُس پر غور کریں اِسی لئے اُس نے

اپنے بیٹے کو اِس دُنیا میں بھیجا تاکہ وہ لوگ جیسے پولوس رسول اِس کا اعلان کرتا ہے اُس مقام پر جانے کے قابل ہوسکیں۔ درحقیقت اِس کا اِنحصار اِس بات پر ہے کہ ہم کتنا زیادہ رُوح القدس کو اپنے اندر کام کرنے کا کھلا موقع دیتے ہیں تاکہ ہماری زِندگی یسُوع مسیح پر اِیمان لانے سے آسمانی باپ کے پاس روز بروز بڑھتی جائے۔ جتنا زیادہ ہم اپنے خُدا کے قریب آئیں گے اُتنی ہی زیادہ خوشیاں جو کہ اُس نے اُن، اپنے محبت کرنے والوں کے لئے رکھی ہیں ہم حاصل کرنے کی اُمید رکھ سکتے ہیں۔ یہ خوشی ہم سے کوئی نہیں لے جائے گا کیونکہ یہ خُدا کی طرف سے ملتی ہے۔ پولوس رسول تمام بنی نوع اِنسان پر زور دیتا ہے کہ وہ خیالی باتیں نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی اَندیکھی چیزوں کا ذِکر کرتا ہے جس پر ہم مضبوطی سے قائم رہ سکتے ہیں۔

ہمیں خُدا کا شُکر ادا کرنا چاہیے کہ ہم اُس بدبختی میں نہیں جو صرف دِکھائی دینے والی چیزوں کو حقیقت سمجھتے ہیں۔

اپاسٹل فرینک واکمر (ریٹائرڈ)

جرمنی

Word of Life No.28 - 1015

زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 15:12 تا 13 آیت

’’میرا حُکم یہ ہے کہ جیسے مَیں نے تُم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اِس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دے دے۔‘‘

خُداوند یسُوع مسیح نے اِس زمین پر جب بھی کوئی تعلیم اور حُکم دیئے اُس نے ہمیشہ صاف طور پر واضح کیا کہ وہ اُس کے باپ کی طرف سے ہیں۔ اُس نے کبھی کوئی ایسا حُکم نہ دیا نہ ہدایت کی جس پر وہ خود عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کسی مجبوری کے تحت نہیں بلکہ اپنے دِل کی اندرونی خواہش سے یہ ہمارے خُداوند کی اُس عظیم قربانی سے ظاہر ہوا جو اُس نے صلیب پر دی جہاں اگر وہ چاہتا تو فرشتوں کے لشکروں کو بُلانے کی طاقت رکھتا تھا کہ وہ اُس کی مدد کریں۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اِنسان کا خُدا کے ساتھ ملاپ خطرے میں تھا اور یہ اُس کی عظیم خواہش کی عظیم برکت تھی کہ اُس نے ہمارا خُدا کے ساتھ ملاپ کرا دیا۔ اور اِسی لئے اُس نے اپنی زِندگی کو ہمارے لئے دے دیا تاکہ پوری انسانیت اِس برکت میں حِصّہ دار بن سکے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اُس نے اپنی زِندگی اپنے سب دوستوں کے لئے دے دی۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم جو اِس زمین پر کلیسیاء کے طور پر مسیح کا بدن ہیں، اِس بات کے لئے تیار رہیں کہ ہم فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر گروپ کی صورت میں اپنی اندرونی خواہش کو فوری طور پر اُس کے حُکموں کی تعمیل میں عمل کریں۔

ایک بھائی نے حال ہی میں مجھے پناہ گزین بچوں کے گروپ کی کہانی سُنائی۔ جس سے ہمارے حوالے کو نُمایاں طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اِن بچوں نے جنگ اور قحط کی وجہ سے بہت تکلیفیں اُٹھائی تھیں اور اُن میں سے بیشتر کے والدین میں سے ایک باقی بچا تھا جس کے ساتھ وہ اپنا رشتہ جوڑ سکتے تھے۔ وہ انگریزی زبان سمجھنے میں مُشکل محسوس کرتے تھے۔ اُن بچوں کو محفوظ مقام پر بھیجنے کے لئے لے جایا جا رہا تھا کہ حادثہ ہوگیا اور اُن میں سے ایک کا بہت زیادہ خون بہہ گیا۔ یہ ظاہر ہوگیا تھا کہ اگر اِس بچے کو خون نہ لگایا گیا تو اُس کی زِندگی ختم ہو جائے گی۔ وہاں پر موجود میڈیکل سٹاف کے پاس ضروری آلات نہیں تھے اِس لئے اِس بات پر اِتفاق رائے ہوا کہ خون دینے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ایک بچے سے دوسرے بچے کو براہِ راست خون دیا جائے۔ باقی بچوں کو واضح کیا گیا اور رضا کار بُلائے گئے۔ پہلے تو کوئی بھی آگے نہ آیا لیکن پھر ایک چھوٹی سی لڑکی آگے آئی۔ سوئی اور نالی اُس کے اندر لگائی گئی اور زخمی بچے کو خون کی منتقلی شروع ہوگئی۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے ہچکیاں لینا شروع کر دیں۔ اُسے پوچھا گیا کہ سوئی اُسے تکلیف تو نہیں دے رہی۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ جیسے ہی اُس کی ہچکیاں خراب ہونے لگیں یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ اُسے تکلیف ہو رہی ہے۔ پھر ایک نرس نے خاموشی سے اُس کو پوچھا کہ کیا تکلیف ہے؟ اُسے معلوم ہوا کہ لڑکی افسردہ ہے کہ اُسے موقعہ نہیں مل سکا کہ اپنی ماں کو خُدا حافظ کہہ سکے۔ یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ بچے سوچ رہے تھے کہ جب وہ اپنے زخمی ساتھی کو خون دے رہے ہیں تو وہ اپنی زِندگی اُس کو دے رہے ہیں اور اُن کی اپنی زِندگی ختم ہو جائے گی۔ یہ کتنی عجیب محبت ہے جو یہ چھوٹی سی لڑکی اپنی دوست کے لئے دِکھا رہی تھی۔

اَب ہماری روزمرہ کی زِندگی میں بہت سارے ایسے مواقع آتے ہیں جہاں ہم بہت سی چیزوں کو اپنی زِندگی میں چھوڑ سکتے ہیں تاکہ اِس دُنیا کے طریقوں پر غالب آئیں۔ مثال کے طور پر ایسی چیز کو چھوڑ دینا چاہیے جو دوسروں کو تکلیف دے۔ اپنی خوشیوں یعنی زِندگی کو چھوڑ دینا تاکہ ہمارے دوست خوش رہیں۔ نوجوان لوگ یقیناً ایسی حالت میں آجاتے ہیں جب اُن پر دوستوں کا دباؤ پڑتا ہے جو اُنہیں غلط راہوں پر لے جاتے ہیں۔ پہلے تو بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر وہی اُنہیں زِندگی کے مسائل کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر مسیح کی رُوح ہمارے اندر ہے تو کوئی شخص بھی اِن مسائل کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے اِس سے دوسروں کو تقویت ملتی ہے۔ اور مسائل سے بچ بھی جاتے ہیں۔ اکثر ہم زِندگی میں ایسے مواقع سے دوچار ہوتے ہیں جہاں ہمیں ذای فائدہ پہنچ سکتا ہے لیکن یہ دوسروں کی قیمت پر نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ہم اِس کو روک سکیں تو ہم دوسرے دوستوں کے لئے بہتری کا راستہ بناتے ہیں۔ یعنی جب ہم دوسروں کی مدد کے لئے وقت، کوشش اور پیسے کی قربانی دیتے ہیں ہم اپنی زِندگی کا کچھ حِصّہ اپنے دوستوں کو دیتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ یسُوع مسیح کی تعلیم کے مطابق ہے اِس لئے اِسے دل سے کرنا چاہیے نہ کہ فرض سمجھ کر اور یقینی طور پر کسی اَجر کے لئے تو بالکل بھی نہیں

متی 4:6 آیت:

’’تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ اِس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں

دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔"

زِندگی میں کسی وقت بھی جب ہم اپنے حوالہ پرعمل کرتے ہیں تو ہمارے دل کوتسلی ملتی ہے کہ ہم نہ صرف اپنے دُنیاوی دستوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں بلکہ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہم نے اپنے رُوحانی دوست یعنی خُداوند یسُوع مسیح کی خاطر یہ کیا ہے۔

یوحنا 14:15 آیت:

"جو کچھ مَیں تم کوحُکم دیتا ہوں اگرتم اُسے کروتو میرے دوست ہو۔"

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئنیز لینڈ

Word of Life No.29 - 2015

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1-تمیتھیس 15:1 تا 17 آیت

"یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسُوع گُنہگاروں کونجات دینے کے لئے دُنیا میں آیاجن میں سب سے بڑا مَیں ہوں۔ لیکن مجھ پر رحم اِس لئے ہوا کہ یسُوع مسیح مجھ بڑے گُنہگار میں اپنا کمال تحمل ظاہر کرے تا کہ جو لوگ ہمیشہ کی زِندگی کے لئے اُس پر اِیمان لائیں گے اُن کے لئے میں نمُونہ ہوں۔ اَب اَزلی بادشاہ یعنی غیرفانی نادیدہ واحد خُدا کی عزت وتمجید ابدالاباد ہوتی رہے۔ آمین۔"

اگر ہم بعض اوقات کسی بات پر قائل ہو بھی جائیں پھر بھی یہ مُشکل ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کو قائل کیا جا سکے۔ اگرچہ یہ مسئلہ نیانہیں ہے خود یسُوع مسیح کو اکثر ایسا تجربہ ہوا کہ اُس کے سُننے والے اُس کو سمجھ نہ سکے۔ تاہم پھر بھی محبت کا جو مطلب مَیں سمجھتا ہوں وہ آسمان کی بادشاہت کو اِن کے قریب تر لایا۔ ہم پڑھتے ہیں کہ اُس کے ہمعصر لوگ اُس کی تمثیلوں کو، خواہ وہ کتنی واضح اورمعقول تھیں، نہ سمجھ سکے۔

1- کرنتھیوں 14:2 آیت:

"مگر نفسانی آدمی خُدا کے رُوح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ رُوحانی طور پرپرکھی جاتی ہیں۔"

ہمارے حوالے میں پولوس رسول تمیتھیس کو لکھتے وقت دِل کا تجربہ بیان کرتا ہے کیونکہ وہ اُس کا مددگار تھا۔ اُسے وہ خُدا

کی عظمت اور اُس کے بیٹے کے نجات کے کام کو بیان کرتا ہے۔ بائبل کے نئے ترجموں میں بھی اِس کے متعلق ہم پڑھتے ہیں۔ پولوس رسول بڑے یقین کے ساتھ اِس بات کو واضح کرتا ہے کہ ہمیں اِس طاقتور تصدیق کی ضرورت ہے وہ جانتا تھا کہ لوگ ایسے سوالوں سے زبردست ردِعمل کا اظہار کریں گے۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ کس لئے ہوسکتا ہے؟ کیونکر ہوسکتا ہے؟

پولوس رسول اپنے مخصوص راستے پر چلتا جاتا ہے وہ معافی کی تعریف کرتا ہے اور اُس بڑے رحم کے لئے اپنے آپ کو نامزد کرتا ہے جو کسی بڑے گنہگار پر کیا جاتا ہے اور جو خُدا کی عظیم محبت کو حاصل کرنے کی ایک معقول مثال ہے۔ مُکمل طور پر قائل ہونے کے بعد وہ لکھتا ہے کہ یسُوع مسیح اِس وجہ سے دُنیا میں آیا تا کہ گنہگاروں کو بچائے جن میں سے وہ سب سے بڑا ہے۔ یہ فضل جو سب نے دیکھا جب ساؤل پولوس میں بدل گیا جو کہ پولوس رسول کے لئے سب سے قیمتی ہے۔ یہ واقعہ دوسروں کے لئے مثال اور خود اُس کے لئے ذاتی فائدے کی بات ہے۔ ہر غلط فہمی سے بالاتر ہو کر وہ ہمیشہ کی زِندگی کے راستے کو ظاہر کرتا ہے۔ پولوس رسول حقیقت میں بڑا نمایاں لکھنے والا مبلغ ہے۔ ہم بھائیوں کو اکثر ضرورت ہوتی ہے کہ ہم خُدا کی لائق طور پر تعریف کریں۔ کلام کے اپنے حوالے کی آخری آیت کو پڑھتے اور سمجھتے ہم قریب قریب رشک کرتے ہیں کیونکہ یہ ایک طریقہ ہے جہاں اِیمان اور گہری تعظیم میں ہم خُدا کی اعلیٰ اور عظیم طریقے سے تعریف کرتے ہیں۔

اَب چند سوالات جومَیں اپنے آپ سے اور ہر ایک کو اپنے آپ سے پوچھنے چاہئیں۔

1- مَیں خُدا کے اِختیار کوکس طرح اپنی گواہی میں جو اُس نے مجھے بھیج کر دی پیش کر سکتا ہوں؟

2- مَیں اپنی ناکامی یا کمزوریوں کوکس طرح دیکھتا ہوں؟

3- کیا مَیں اِقرار کرتا ہوں کہ نجات اور چھٹکارہ مجھے دیا گیا ہے؟

4- کیا مَیں جانتا ہوں کہ نجات کا ایک نشان میرے لئے رکھا گیا ہے؟

5- کیا مَیں اپنے ساتھی اِنسانوں کے لئے مثال بن سکتا ہوں؟ کیسے؟

6- کیا مَیں اپنے باطنی کردار میں شخصی طور پر ثابت قدم رہ کر خُدا کی تعریف کرتا ہوں؟

7- کیا مَیں اِیمان داروں جو کہ میرے سپرد کئے گئے ہیں کے ساتھ مل کر خُدا کی تعریف کرتا ہوں؟

آیئے ہم خُداوند اپنے آسمانی باپ کی پورے ادب کے ساتھ خدمت کریں۔

اپنے حوالے کے اِن اِلفاظ کو ترجمے کے ساتھ ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں ''اِس کی ہم سب اُمید رکھتے ہیں۔''

اپاسٹل ورنر ویز (ریٹائرڈ)

ساؤتھ جرمنی

زِندگی کا کلام

حوالہ: لوقا 9:23 تا 24 آیت

''اور اُس نے سب سے کہا اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے
اِنکار کرے اور ہر روز اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔ کیونکہ جو کوئی اپنی
جان بچانا چاہے وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے وہی اُسے
بچائے گا۔''

1830ء میں یونائیٹڈ کنگڈم (یو کے) کے چرچ کے اندر جو بیداری آئی اُس کے متعلق بہت سارے ناول نگاروں اور شاعروں نے اور کلیسیائی خادموں نے مضامین لکھے تھے تاکہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ خُدا کے کلام کی سچائی جیسا کہ رُوح القدس نے ظاہر کیا اُس کے متعلق ایک دفعہ پھر سرگرم عمل ہو جائیں۔

اُن میں سے ایک سکاٹ لینڈ کا جارج میکڈونالڈ تھا جس نے جو مضمون لکھا اُسے آج بھی مقررین اِستعمال کرتے ہیں۔ اُس میں یوں لکھا ہے:

''جو کچھ بھی اِنسان خُدا کے بغیر کرتا ہے وہ بُری طرح ناکام ہوتا ہے یا تکلیف دہ کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اُس نے ہمارے آج کے حوالے کو ترغیب دینے کے لئے اِستعمال کیا تاکہ ہماری قدرتی خواہشات دب جائیں۔''

اُس نے کہا کہ حقیقی خودانکاری کا مطلب ہے:

''ہمیں چیزوں کو ایسے دِکھانا چاہیے جیسے مسیح نے دِکھایا اُن کو ایسے ہی رکھنا چاہیے جیسے اُس نے رکھا۔ ہمیں خُدا کی مرضی کو اپنی زِندگی کا وجود سمجھنا چاہیے۔ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ بلکہ یسُوع جو چاہتا ہے مجھے وہ کرنا چاہیے۔''

اُس نے وہی لکھا جو بُری طرح کی کامیابی ہے۔ حقیقی کامیابی اِس میں پائی جاتی ہے جب ہم اپنی زِندگیاں یسُوع کے لئے کھوتے ہیں اور پھر دُوبارہ اُس کو بھرپور اور آزاد مرضی سے حاصل کرتے ہیں۔''

اِن سادہ اِلفاظ میں بہت زیادہ دانائی پائی جاتی ہے۔ اُسے اپنی تحریر کو اِس سادہ روزمرہ کی نظم میں بیان کر دیا۔

''اپنے مالک کی مانند میں زِندگی گزاروں گا
اور بڑھتا جاؤں گا
اُس کی محبت کی مانند میں دوسروں کو دِکھاؤں گا

گلیل میں اُس کی خود اِنکاری سے زیادہ
میں اپنے مالک کی طرح ہمیشہ رہوں گا۔

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.31 - 2015

زِندگی کا کلام

حوالہ: فلپیوں 21:1 آیت

''کیونکہ زِندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے اور مرنا نفع۔''

اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کہے: ''تم میری زِندگی ہو!'' تو وہ اِس بات کا اِظہار کرتا ہے کہ ''تم بہت قیمتی شخص ہو، جو میرے لئے وجود رکھتا ہے۔'' تم میری زِندگی سے بھی زیادہ اہم اور قیمتی ہو۔ میری ساری محبت تمہارے لئے ہے۔''

پولوس رسول کی زِندگی اِس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ وہ مسیح کے لئے اپنی محبت میں بالکل یکساں تھا۔ وہ سچ کی محبت سے اِتنا مغلوب تھا کہ وہ کچھ نہ کر سکا سوائے اِس کے کہ اپنی زِندگی کو مُکمل طور پر مسیح کے حوالے کر دے۔ اِسی وجہ سے وہ اکثر اپنے آپ کو مسیح کا قیدی بیان کرتا ہے۔ اپنے آپ کو اس بات کا پابند نہ رکھیں بلکہ اپنے حوالے کے مطابق اپنے آپ سے پوچھیں کہ مسیح کے لئے ہمارا رویہ کیسا ہے؟ جلدی سے ہم کہیں گے کہ یہ رستہ ہے پیار کا جس میں آپس میں ملنا اور تجربہ کرنا لازمی ہے میں سوچتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک مسیح یسُوع سے ملتا ہے اور اپنی روزمرہ کی زِندگی میں اُس کا تجربہ حاصل کرتا ہے۔ پھر بھی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ تو ہمیں ملتا ہے مگر ہم اُس کو پہچانتے نہیں۔ خصوصی طور پر جب ہم خُدا کے ساتھ اپنے تجربے کے متعلق بتاتے ہیں تو ہم اکثر ایسے واقعات کو بیان کرتے ہیں جن میں بڑے بڑے ہمیں خطرات سے بچایا گیا مصائب سے رہائی ملی اور بیماری سے شفا ملی۔

بے شک یہ بڑے غیر معمولی تجربات ہیں لیکن کتنے افسوس کی بات ہے جب ہم اُس کی روزانہ کی بے شمار مہربانیوں اور قربتوں کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ اُس کا کتنا بڑا رحم ہے کہ اُس نے ہمارے سروں پر چھت دی۔ پہننے کے لئے کپڑے دیے، کھانے کے لئے خوراک دی۔ کتنی بڑی خُدا کی بخشش ہے کہ اُس نے ہمیں پیار کرنے والے لوگ دیئے۔ اور ہمیں بھی اُن کو پیار کرنے کی اجازت دی۔ یہ کتنا بڑا خزانہ ہے کہ اُس نے ہمیں رُوحانی گھر دیا جہاں بہن اور بھائی ہماری مدد کے لئے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑے ہیں۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ خُدا نے ہمیں ایسے لوگ دیئے جنہیں خُدا برکت دیتا ہے جو خُدا کے

ہاتھ کی برکتیں ہیں ہم اُن کے ساتھ مل کر رہتے ہیں اور خود اُس خُدا کا تجربہ کرتے ہیں اُس کے وعدے کتنے شان دار ہیں جو ہمارے قدموں کے لئے مضبوط بنیادیں، زِندہ رہنے کی طاقت ہیں اور ایک اُمید جو ہمیں اپنے ہم عصروں کے درمیان خوشی کا باعث بناتے ہیں۔ اگر ہم ہر اُس چیز کو شمار کرنا شروع کریں جو خُدا ہمیں دیتا ہے تو اُس کی کوئی اِنتہا نہیں۔ قادرِمُطلق خُدا کی اچھائی کتنی عظیم ہے کیا کوئی ایسا انسان ہے جو حرکت میں نہ آئے۔ اِس گیت میں بھی ایسا ہی کہا گیا ہے۔

''مسیح کی محبت میں چلنا --- اُس سے محبت کرنا ہے... یہی پولوس رسول کا اِقرار ہے''زِندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے۔'' وہ ایک ایسے مقام پر پہنچتا ہے جو''محبت کے اعلان سے بڑھ کر ہے۔'' یہ اِس بات کوتسلیم کرنا ہے کہ مسیح کے بغیر ہم مُردہ ہیں۔ اِس کا مقصد ہمیں بھی احساس دِلانا ہے کہ ہم اِس کوتسلیم کریں۔ یقیناً ہم خوش خبری کی سچائی سے واقف ہیں کہ مسیح کے فضل کے بغیر ہماری رہائی ممکن نہیں جیسے ماں کے دُودھ کے بغیر ... (خالص دُودھ خُدا کا کلام ہے) لیکن ہاتھ تو ہمارے دِل پر رکھا گیا ہے۔ کیا ہم حقیقت میں سچے طور پر اور خالص طور پر جانتے اور احساس کرتے ہیں کہ اُس کے بغیر ہماری کھوئی حالت کیسی تھی؟

''آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا؟'' (متی 26:6 آیت)۔ یسُوع نے اپنے شاگردوں سے پوچھا۔ جواب تو بڑا صاف تھا۔ پہلے اِس ضرورت کو پہچاننا ہمارے راستے کو صاف کرتا ہے کہ خُدا ہم پر رحم کرے۔ ایک ایسا رشتہ جو حقیقی خوشی یعنی ایسی خوشی جو خُداوند میں ہے کی طرف جاتا ہے مسیح کا شفا دینے کا عمل اِیمان سے یہ اعلان کرتا ہے کہ فضل آسمان کو مسکراہٹ میں بدل دیتا ہے کیونکہ ''زِندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے'' ایک ایسا بیان ہے جو ہم میں سے ہر ایک کے لئے ہے۔ کیونکہ یہ بالکل ہماری زِندگی کی حالت کو بیان کرتا ہے لیکن یہ ایک ایسا بیان بھی ہے جو ہمارے اندر بڑھنے کا نتیجہ ہے۔

آیئے ہم کلام کے دوسرے حصے کی طرف مُڑیں۔ یعنی ''مرنا میرے لئے نفع ہے۔''

بالکل یہی وہ نقطہ ہے کہ کیا پانی اور رُوح سے پیدا ہونے والا شخص جوان ہو گا۔ یہ صرف اُس وقت ممکن ہو گا جب پرانا آدم مر جائے گا حقیقت میں یہ بہت لمبا اور بعض اوقات حقیقی درد بھرا لیکن ناقابلِ زوال عمل ہو گا۔ کتنا زیادہ ضروری ہے کہ ہماری خود غرض اور غیرخُدائی فطرت کو مرجانا چاہیے۔ لیکن کتنا اچھا ہے کہ ہمیں اپنی طاقت سے اِس کو مُکمل نہیں کرنا بلاشبہ ہم مُکمل ناکامی میں پڑ جائیں گے کیونکہ ''میرے بغیر تم کچھ بھی نہیں کر سکتے!'' یسُوع نے ہمیں صاف صاف بتا دیا ہے لیکن کتنی تسلّی کی بات ہے کہ ہمیں اُس کے بغیر کچھ کرنا ہی نہیں ہے۔ حُکم اُس کا ہے اُس کی طاقت ہم کمزوروں پر ملکیت رکھنا چاہتی ہے۔ ہمیشہ اُس جگہ پر جہاں رُوح القدس بڑھتا ہے اِطمینان کی کثرت ہوتی ہے۔ اور خُدا کے ساتھ ملاپ ہو جاتا ہے۔ نئی زِندگی شروع ہو جاتی ہے یہ وہ مرنا ہے جس کا نتیجہ منافع ہے تھوڑا تھوڑا کر کے اکثر ہماری چھوٹی سی زِندگی بادلوں میں سے نکل کر صاف ہو جاتی ہے ہم اہم اور غیر اہم کے درمیان فرق کو پہچان لیتے ہیں ہم اپنی زمینی کوششوں کی محدودیت کو پہچانتے ہیں۔ لیکن خُداوند کے نزدیک ہونے سے یہ خواہش بڑھتی ہے کہ ہم اُس کے ساتھ مُکمل اِتحاد کرلیں۔ یہ اور زیادہ صاف ہو جاتا ہے تاکہ اِس زمینی

زِندگی میں ہم جو کچھ لُطف اُٹھاتے ہیں وہ جتنا بھی شان دار ہے وہ خُدا کی اچھائی کی وجہ سے ہے۔ اور یہ عکس ہے اُن سب چیزوں کا جو محفوظ ہیں اُن لوگوں کے لئے جو اُس سے محبت کرتے ہیں۔ اِس منتظر خوشی کے ساتھ کہ یسُوع مسیح نے واپس آنا ہے اور ہم نے ہمیشہ کی زِندگی کے لئے خُدا کی زیادہ قربت میں آ جانا ہے۔ یہ خوف کو ہم سے دُور لے جاتی ہے اور ہمیں قدرتی موت اور اِس سے بھی زیادہ رُوحانی موت سے بچاتی ہے کیونکہ زِندہ رہنا ہمارے لئے مسیح اور مرنا نفع ہے۔

مرحوم ولفریڈ بیرن

جرمنی

Word of Life No.32 - 2015

زِندگی کا کلام

حوالہ: یسعیاہ 7:63 تا 10 آیت

''مَیں خُداوند کی شفقت کا ذِکر کروں گا۔ خُداوند ہی کی ستائش کا۔ اُس سب کے مطابق جو خُداوند نے ہم کو عنایت کیا ہے اور اُس بڑی مہربانی کا جو اُس نے اِسرائیل کے گھرانے پر اپنی خاص رحمت اور فراوان شفقت کے مطابق ظاہر کی ہے۔ کیونکہ اُس نے فرمایا یقیناً وہ میرے ہی لوگ ہیں۔ ایسی اولاد جو بے وفائی نہ کرے گی۔ چنانچہ وہ اُن کا بچانے والا ہوا۔ اُن کی تمام مصیبتوں میں وہ مصیبت زدہ ہوا اور اُس کے حضور کے فرشتہ نے اُن کو بچایا۔ اُس نے اپنی اُلفت اور رحمت سے اُن کا فدیہ دیا۔ اُس نے اُن کو اُٹھایا اور قدیم سے ہمیشہ اُن کو لئے پھرا۔ لیکن وہ باغی ہوئے اور اُنہوں نے اُس کی رُوحِ قدُس کو غمگین کیا۔ اِس لئے وہ اُن کا دُشمن ہو گیا اور اُن سے لڑا۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ نبی لوگوں کو اُن تمام برکتوں کے متعلق یاد دِلا رہا ہے جو اُنہوں نے وصول کی ہیں۔ ہمارا خُدا اِن تمام برکتوں کو اِن کی موجودگی میں مُکمل کر رہا تھا۔ وہ بدرُوحوں کو نکال رہا تھا۔ وہ اُن کو شفا دے رہا تھا۔ مگر پھر بھی انہوں نے اُس کی رُوح القدس کو اہم نہ سمجھا چنانچہ اُس نے نبی کو مجبور کیا کہ وہ اُنہیں کہے کہ وہ اُن کا دُشمن ہو گیا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ یہ اُس وقت واقع ہوا جب ہمارے خُداوند نے فرمایا کہ جو کوئی رُوح القدس کے خلاف بولے گا اُسے معاف نہیں کیا جائے گا نہ اِس دُنیا میں نہ اگلے جہان میں۔

یہ اُس وقت واقع ہوا جب اُنہوں نے اُس کے خون کو اپنی گردن پر لیا۔ اُس نے کہا کہ اَب اُن پر افسوس ہی ہو گا کہ

اُنہوں نے جو کچھ کر دیا اِس لئے نہیں کہ اُنہوں نے ابنِ آدم سے ایسا کیا بلکہ جو کچھ اُنہوں نے رُوح القدس سے کیا۔

وہ اُن کو پہلے ہی سے بتا رہا تھا اور یہی پیغام آج ہمارے لئے ہے اور ہمیں محتاط ہونا ہے کہ ہم ہمیشہ خُدا کی برکتوں پر غور کریں اور ہم اُس کے پاک رُوح کو کونظرانداز نہ کریں۔ جب ہمارا خُداوند قبر سے باہر آ گیا تو وہ بند دروازوں سے بھی داخل ہو گیا اور اِس طرح مستقبل کی کلیسیاء کے لئے اُنہیں ایک نیا کردار دیا اُس نے اپنے شاگردوں سے فرمایا: ''تمہاری سلامتی ہو!'' اَب خُدا اور انسان کے درمیان ملاپ ہو گیا اُس نے اُن سب پر پھونکا اور کہا: ''رُوح القدس لو۔ جن کے گُناہ تم معاف کرو گے اُن کے گُناہ معاف ہوئے اور جن کے گُناہ تم رکھو گے اُن کے رکھے جائیں گے۔'' ہم دیکھتے ہیں کہ رُوح القدس کو یہ اِختیار دیا گیا ہے کہ ہمارے گُناہ معاف کئے جائیں۔ اَب ہم اُس پیغام کو دیکھتے ہیں جو ہمارے خُداوند نے اُس دِن فقیہوں اور فریسیوں کو دیا کہ اگر وہ رُوح القدس کے خلاف بولیں گے تو اُنہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔

کوئی شخص، کوئی اور مخلوق، کوئی فرشتہ ایسا اِختیار نہیں رکھ سکتا۔ یہ صرف رُوح القدس کی طاقت ہے جس سے ہمارے گُناہ معاف کئے جا سکتے ہیں اور ہم اپنے ہاتھوں کو اس طاقت سے ملا سکتے ہیں جو ہمارے گُناہوں کو معاف کر سکتی ہے۔ اور ایسا کرنے سے مسیح کے اِلفاظ پورے ہوں گے جس کے بغیر ہم نہ اِس دُنیا میں اور نہ اگلی دُنیا میں گُناہوں کی معافی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم اُس بہت بڑی برکت کو دیکھ سکتے ہیں جو ہمیں اِس ہلاکت سے نکال سکتی ہے۔ ہم اپنے گُناہوں کا اِقرار کر سکتے ہیں اور رُوح القدس مسیح خُداوند کے سامنے ہماری سفارش کر سکتا ہے مسیح ہمیشہ کے لئے ہمارا سردار کاہن ہے اُس کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ خُدا کے تخت کے سامنے جا سکے اور ہمارے لئے سفارش کرے اور پھر رُوح القدس ہمارے اُن گُناہوں کی معافی دے سکتا ہے اور آخرکار ہم خلاصی حاصل کرتے ہیں۔ یہ بہت بڑی برکت ہے جو کلیسیاء کو دی گئی ہے اور ہمیں ہمیشہ ہر وقت اِس کی قدر کرنی چاہیے اِسی لئے ہم کلیسیاء میں تیسرے ساکرامنٹ کو جاری رکھے ہوئے ہیں یعنی رُوح القدس کا مسّح۔ کیونکہ یہ ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ یہ رُوح ہمارے اندر زِندہ رہنی چاہیے کیونکہ یہ رُوح القدس ہی ہے جو ہماری جان کو نجات دے گا اور اسی رُوح کے وسیلے سے ہم خُدا کی بادشاہت کو حاصل کریں گے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہمارا خُداوند نجات دہندہ یسُوع مسیح آسمان پر چڑھ گیا اور پھر یہ طاقت بھیجی گئی۔

رُوح القدس ہوا کی مانند ہے یہ دیکھا نہیں جا سکتا صرف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ ہم رُوح القدس کو دیکھ نہیں سکتے لیکن محسوس کر سکتے ہیں کہ وہ آئے اور ہمیں گُناہوں کی معافی دے اور ہماری جانوں کا اِطمینان ہو جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔ ہمارے خُداوند نے اِسے ایک وسیلہ بنایا ہے اُس نے اِس دُنیا میں ہی راستہ بنا دیا ہے کہ وہ آ جائے۔ وہ راستہ پولوس رسول نے کرنتھیوں کے خط میں بیان کر دیا ہے۔

2-کرنتھیوں 18:5 تا 20 آیت:

اور سب چیزیں خُدا کی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے وسیلہ سے اپنے ساتھ ہمارا

میل ملاپ کر لیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد کی۔ مطلب یہ ہے کہ خُدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا میل ملاپ کر لیا اور اُن کی تقصیروں کو اُن کے ذِمہ نہ لگایا اور اُس نے میل ملاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا۔ پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسیلہ سے خُدا اِلتماس کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے مِنت کرتے ہیں کہ خُدا سے میل ملاپ کر لو۔''

پولوس رسول نے ہمیں سِکھایا ہے کہ مسیح کے لئے ایک خدمت (منسٹری) قائم کر دی گئی ہے تا کہ لوگوں کو وہی پیغام دیا جائے جو ہمارے خُداوند نے اُس کو سونپ دیا جب وہ اِس زمین پر موجود تھا یعنی اِنسان کا خُدا کے ساتھ ملاپ کرایا جائے۔ اِس خدمت کا پیغام بالکل ویسا ہی ہونا چاہیے جیسا مسیح کا تھا: ''خُدا کے ساتھ ملاپ کر لو۔'' یہ پیغام ہمیں ہمارے خُداوند کے ایلچیوں کے ذریعے دیا گیا ہے اور پھر کلیسیاء کی خدمات تک بڑھا دیا جاتا ہے اب مسیح میں ان کا فرض ہے وہ اِس برکت کا اِعلان دوسروں تک کریں۔ یہ صرف ہدایت ہی نہیں ہے ''خُدا کے ساتھ ملاپ کرلوٗ' یہ وہ برکت ہے جس کا اِعلان کیا جانا چاہیے۔ جیسا مسیح نے اِعلان کیا: ''تمہاری سلامتی ہو!'' کلیسیاء کی خدمت کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے کہ وہ پوری دُنیا میں جائیں تا کہ وہ خُدا اور انسان کے درمیان ملاپ اور سلامتی کو پیدا کریں۔ شاید ہم نے ملاپ کی اِس برکت کو صرف اپنی عادت بنا لیا ہے آیئے ایک دفعہ پھر اِس بات پر غور کریں کہ مسیح کے وسیلے خُدا کے ساتھ ملاپ کرنے کا کیا مطلب ہے؟

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوینز لینڈ